شعبہ ترجمہ، وزارتِ قانون وانصاف اسلام آباد۔

جرم قذف (نفاذِ حد) آرڈیننس، ۱۹۷۹ء

فہرست

نمبر شمار	مندرجات
1	مختصر عنوان، وسعت اور آغازِ نفاذ
2	تعریفات
3	قذف
4	حذف شدہ
5	قذف مستوجب حد
6	قذف مستوجب حد کا ثبوت
7	قذف مستوجب حد کی سزا
8	استغاثہ کون دائر کر سکتا ہے
9	صورتیں جن میں حد عائد یا نافذ نہیں کی جائے گی
10	حذف شدہ
11	حذف شدہ
12	حذف شدہ
13	حذف شدہ
14	لعان
15	حذف شدہ
16	حذف شدہ
17	مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کا اطلاق
18	عدالت کا افسر صدارت کنندہ مسلمان ہوگا

حذف شدہ	19
استثناء	20

جرم قذف (نفاذِ حد) آرڈیننس ۱۹۷۹ء

[1] آرڈیننس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹ء

[۱۰/فروری، ۱۹۷۹ء]

قذف کے جرم سے متعلق قانون کو اسلامی احکام کے مطابق بنانے کے لئے آرڈیننس

چونکہ یہ ضروری ہے کہ قذف سے متعلق موجودہ قانون میں ترمیم کی جائے، تا کہ اسے اسلامی احکام کے مطابق جس طرح کہ قرآنِ پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے، بنایا جائے؛

اور چونکہ صدر کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بناء پر فوری کارروائی کرنا ضروری ہو گیا ہے؛

لہذا، اب، فرمانِ قوانین (تسلسلِ نفاذ)، ۱۹۷۷ء (فرمان سی ۔ ایم ۔ ایل ۔ اے نمبر ۱ مجریہ ۱۹۷۷ء) کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے پانچ جولائی، ۱۹۷۷ء کے اعلان کے بموجب اور اس سلسلے میں اسے مجاز کرنے والے تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے صدر نے حسب ذیل آرڈیننس وضع اور جاری کیا ہے:.......

۱۔ <u>مختصر عنوان، وسعت اور آغازِ نفاذ۔</u> (۱) یہ آرڈیننس جرمِ قذف (نفاذِ حد) آرڈیننس، ۱۹۷۹ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ تمام پاکستان پر وسعت پذیر ہوگا۔

۱۔ اس آرڈیننس کا اطلاق بلوچستان کے صوبائی زیرِ انتظام قبائلی علاقوں پر، حکومت بلوچستان کے نوٹیفکیشن نمبر ایس ۔ او (ٹی اے) ۳۔ (۴۶)/۷۹، مورخہ ۲۹۔۴۔۱۹۷۹ کی رو سے کیا گیا۔ دیکھئے بلوچستان گزٹ، ۱۹۷۹ء، غیر معمولی (شمارہ نمبر ۵۸ مورخہ ۱۴۔۶۔۱۹۷۹)

اس آرڈیننس کا اطلاق وفاق کے زیرِ انتظام قبائلی علاقوں پر ایس ۔ آر ۔ او نمبر ۳۶۲ (۱)/۷۹، مورخہ ۲۳۔۴۔۱۹۷۹ کی رو سے کیا گیا دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۷۹ء، غیر معمولی حصہ دوم صفحہ ۶۳۲۔

اس آرڈیننس کا اطلاق این ۔ ڈبلیو۔ ایف ۔ پی کے صوبائی زیرِ انتظام قبائلی علاقوں پر این ۔ ڈبلیو۔ ایف ۔ پی کی حکومت کے نوٹیفکیشن نمبر ۱۲۷۔ ایچ ڈی (ٹی اے) ۳/۷۹۔۲ ۔ مورخہ ۲۶/مئی ۱۹۷۹ء کی رو سے کیا گیا ۔ دیکھئے این ۔ ڈبلیو۔ ایف ۔ پی گورنمنٹ گزٹ، غیر معمولی، ۱۹۷۹ء صفحہ ۱۱۰۱۔

(۳) یہ بارہ ربیع الاوّل، ۱۳۹۹ ہجری مطابق ۱۰ رفروری، ۱۹۷۹ء کو نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ تعریفات۔ اس آرڈیننس میں، بجز اس کے کہ کوئی امر موضوع یا سیاق وسباق کے منافی ہو،۔

[ا] [(الف) ''بالغ''، ''حد''، اور ''زنا'' کا وہی مفہوم ہے جیسا کہ جرمِ زناء (نفاذ حدود) آرڈیننس، ۱۹۷۹ء میں ہے؛ اور]

(ب) تمام دیگر اصطلاحات اور عبارات کا جن کی اس آرڈیننس میں تعریف نہیں کی گئی ہے، وہی مفہوم ہوگا جیسا کہ مجموعہ تعزیراتِ پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء)، یا مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں ہے۔

۳۔ قذف۔ جو کوئی بھی الفاظ کے ذریعے چاہے وہ بولے گئے ہوں یا جن کا پڑھا جانا مقصود ہو، یا علامتوں کے ذریعے یا مرئی تمثیلات کے ذریعے، کسی شخص سے متعلق، اسے ضرر پہنچانے کی نیت سے یا یہ جانتے ہوئے یا یہ باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ ایسا اتہام مذکورہ شخص کی شہرت کو نقصان پہنچائے گا یا اس کے جذبات کو مجروح کرے گا، زناء کا اتہام لگائے یا شائع کرے تو وہ ماسوائے ان صورتوں میں جنہیں بعدازیں مستثنیٰ کر دیا گیا ہے، قذف کا مرتکب کہلائے گا۔

تشریح ۱:۔ کسی متوفی شخص پر زناء کا اتہام لگانا قذف کے مترادف ہوسکتا ہے، اگر اس اتہام سے، اگر وہ زندہ ہوتا تو مذکورہ شخص کی شہرت کو نقصان پہنچتا یا اس کے جذبات مجروح ہوتے، اور جو اس کے خاندان یا دیگر قریبی رشتہ داروں کے جذبات کے لئے باعثِ تکلیف ہو۔

تشریح ۲:۔ ایک امکان کی صورت میں، یا طنزاً اظہار کر کے اتہام، قذف کے مترادف ہوسکتا ہے۔

ا۔ ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۰۶ء کی دفعہ ۱۹ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

پہلا استثناء (حقیقت پر مبنی اتہام جس کے لگائے جانے یا شائع کئے جانے کا تقاضہ مفادِ عامہ کرتا ہو)۔ یہ قذف نہیں ہے کہ کسی شخص پر زناء کی تہمت لگائی جائے اگر اتہام حقیقت پر مبنی ہو اور مفادِ عامہ میں لگایا جائے یا شائع کیا جائے۔ یہ امر متعلقہ واقعات ہے کہ آیا یہ مفادِ عامہ میں ہے یا نہیں۔

دوسرا استثناء (مجاز شخص کے سامنے نیک نیتی سے عائد کیا گیا الزام)۔

ماسوائے ان صورتوں کے جو بعدازیں مذکور ہیں، یہ قذف نہیں ہے کہ کسی شخص کے خلاف ایسے اشخاص میں سے کسی ایک کے سامنے جو اس شخص پر الزام کے موضوع کی نسبت اختیارِ مجاز کے حامل ہوں، نیک نیتی سے زناء کا الزام عائد کیا جائے۔

(الف) کوئی مستغیث عدالت میں کسی دوسرے شخص کے خلاف زناء کا الزام عائد کرے، لیکن اس کی تائید میں عدالت کے سامنے چار گواہ پیش کرنے سے قاصر رہے؛

(ب) عدالت کے فیصلے کے مطابق، کسی گواہ نے زناء یا زناء بالجبر کے ارتکاب کی جھوٹی شہادت دی ہو؛

(ج) عدالت کے فیصلے کے مطابق کسی مستغیث نے زناء بالجبر کا جھوٹا الزام عائد کیا ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆[۱]

۵۔ قذف مستوجبِ حد۔ جو کوئی بھی، بالغ ہوتے ہوئے، قصداً اور بلا ابہام کسی خاص شخص کے خلاف جو محصن ہو اور جماع کرنے پر قادر ہو، قذف زناء مستوجبِ حد کا ارتکاب کرے، تو وہ اس آرڈیننس کے احکام کے تابع، قذف مستوجبِ حد کا مرتکب کہلائے گا۔

تشریح ۱:۔ اس دفعہ میں ''محصن'' سے کوئی ایسا عاقل و بالغ مسلمان مراد ہے جس نے یا تو جماع کیا ہی نہ ہو یا صرف اپنے یا اپنی جائز طور پر منکوحہ خاوند یا زوجہ سے کیا ہو۔

تشریح ۲:۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی بابت یہ اتہام لگائے کہ مذکورہ دیگر شخص غیر صحیح النسب ہے، یا مذکورہ شخص کو صحیح النسب تسلیم کرنے سے انکار کرے، تو وہ اس شخص کی ماں کی نسبت قذف مستوجبِ حد کا مرتکب تصور ہوگا۔

۱۔ ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۰۶ء کی دفعات ۲۰ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۶۔ **قذف مستوجبِ حد کا ثبوت۔** [ا](۱)] قذف مستوجبِ حد کا ثبوت حسبِ ذیل میں سے کسی ایک شکل میں ہوگا، یعنی:......

(الف) ملزم کسی عدالتِ مجاز سماعت کے روبرو جرم کے ارتکاب کا اقبال کرلے؛

(ب) ملزم عدالت کی موجودگی میں قذف کا ارتکاب کرے؛ اور

(ج) قذف کے شکار شخص کے علاوہ کم از کم دو بالغ مسلمان مرد گواہ، جن کے بارے میں، عدالت کو تزکیۃ الشہود کے مقتضیات کا لحاظ رکھتے ہوئے اطمینان ہو کہ وہ عادل اشخاص ہیں اور کبیرہ گناہوں (کبائر) سے پرہیز کرتے ہیں، قذف کے ارتکاب کی شہادت بلاواسطہ دیں:

مگر شرط یہ ہے کہ، اگر ملزم غیر مسلم ہوتو، گواہ غیر مسلم ہوسکتے ہیں:

مزید شرط یہ ہے کہ مستغیث یا اس کی طرف سے مجاز کردہ کسی شخص کا بیان گواہوں کے بیانات قلمبند کئے جانے سے پہلے قلمبند کیا جائے گا۔

[ا](۲) عدالت کا افسر صدارت کنندہ جو مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۲۰۳ الف کے تحت استغاثہ کو خارج کرتا ہے یا جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس، ۱۹۷۹ء (آرڈیننس ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء) کی دفعہ ۵ کے تحت ملزم کو بری کرتا ہے، اگر اسے اطمینان ہو کہ جرم قذف مستوجب حد ہے کا ارتکاب کیا گیا ہے، تو اسے کسی قذف کے ثبوت کی ضرورت نہیں، اور دفعہ ۷ کے تحت سزا جاری کرنے کی کارروائی کرے گا۔]

۷۔ **قذف مستوجبِ حد کی سزا۔** (۱) جو کوئی بھی قذف مستوجبِ حد کا ارتکاب کرے اسے اَسی کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔

(۲) اس کے بعد کہ کوئی شخص قذف مستوجبِ حد کے جرم کے لئے سزایاب ہو چکا ہو، اس کی گواہی کسی عدالت میں قابلِ سماعت نہیں ہوگی۔

ا۔ ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۰۶ء کی دفعہ ۲۱ کی رو سے اضافہ کیا گیا اور دوبارہ نمبر لگایا گیا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت صادر شُدہ سزا کی تعمیل نہیں کی جائے گی تاوقتیکہ وہ عدالت اس کی توثیق نہ کردے جس کے سامنے سزا صادر کرنے والی عدالت کے خلاف اپیل کی جاسکتی ہو؛ اور، جب تک کہ سزا کی توثیق اور تعمیل نہ ہو جائے، سزایاب مجرم کے ساتھ، ضمانت کی منظوری یا سزا کے التواء سے متعلق مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کے احکام کے تابع، اس طرح سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قیدِ محض کی سزادی گئی ہو۔

۸۔ **استغاثہ کون دائر کرسکتا ہے۔** اس آرڈیننس کے تحت کوئی کارروائی شروع نہیں کی جائے گی سوائے اس کے کہ حسبِ ذیل کی طرف[۱] ☆☆☆ کسی عدالت میں دائر شُدہ استغاثہ پر ایسا کیا جائے، یعنی:۔

(الف) اگر وہ شخص جس کی نسبت قذف کا ارتکاب کیا گیا ہو زندہ ہو، تو مذکورہ شخص، یا اس کی طرف سے مجاز کردہ کوئی شخص؛ یا

(ب) اگر وہ شخص جس کی نسبت قذف کا ارتکاب کیا گیا ہو فوت ہو چکا ہو، تو اس کے اجداد یا اولاد میں سے کوئی۔

۹۔ **صورتیں جن میں حد عائد یا نافذ نہیں کی جائے گی۔** (۱) حسبِ ذیل صورتوں میں سے کسی میں قذف کے لئے حد عائد نہیں کی جائے گی، یعنی:.......

(الف) جب کہ کوئی شخص اپنی اولاد میں سے کسی کے خلاف قذف کا ارتکاب کرے؛

(ب) جب کہ کوئی شخص جس کی نسبت قذف کا ارتکاب کیا گیا ہو اور جو مستغیث ہو کارروائی کے دوران وفات پا گیا ہو؛ اور

(ج) جب کہ اتہام سچ ثابت ہو گیا ہو۔

[۲][(۲) کسی مقدمے میں جس میں، حد کی تعمیل سے قبل، مستغیث قذف کا الزام واپس لے لے، یا یہ بیان کردے کہ ملزم نے جھوٹا اقبال کیا ہے یا یہ کہ گواہوں میں سے کسی نہ جھوٹا بیان دیا ہے تو، حد نافذ نہ ہوگی۔]

۱۔ ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۰۶ء کی دفعہ ۲۲ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل کی رو سے دفعہ ۲۳ سے تبدیل کیا گیا۔

۱۰[ا] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۱[ا] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۲[ا] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۳[ا] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۴۔ لعان۔ (۱) جب کوئی شوہر کسی عدالت کے سامنے اپنی زوجہ پر جو دفعہ ۵ کے مفہوم میں محصن ہو زناء کی تہمت لگائے اور زوجہ اس تہمت کو سچ تسلیم نہ کرے تو لعان کے حسبِ ذیل ضابطے کا اطلاق ہوگا، یعنی:......

(الف) شوہر عدالت کے سامنے حلفاً بیان کرے گا:

''میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میں اپنی زوجہ (زوجہ کا نام) کے خلاف زناء کی تہمت لگانے میں یقیناً سچا ہوں، اور بعد اس کے کہ وہ چار مرتبہ یہ بیان کر چکا ہو، وہ کہے گا'' ''مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں اپنی زوجہ (زوجہ کا نام) کے خلاف زناء کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہوں؛ اور

(ب) زوجہ شق (الف) کے مطابق دیئے گئے شوہر کے بیان کے جواب میں عدالت کے سامنے حلفاً بیان کرے گی: ''میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میرا شوہر میرے خلاف زناء کی تہمت لگانے میں یقیناً جھوٹا ہے''؛ اور، بعد اس کے کہ وہ چار مرتبہ یہ بیان کر چکی ہو وہ کہے گی: ''مجھ پر اللہ کا عذاب نازل ہو اگر وہ میرے خلاف زناء کی تہمت لگانے میں سچا ہو''۔

ا۔ ایکٹ ٦ بابت ٢٠٠٦ء کی دفعہ ۲۴ کی رو سے حذف کیا گیا۔

(۲) جب ذیلی دفعہ (۱) میں مصرحہ ضابطہ مکمل ہو گیا ہو تو عدالت شوہر اور زوجہ کے مابین نکاح کے انفساخ کا حکم صادر کرے گی جو انفساخ نکاح کے لئے ڈگری کے طور پر نافذ ہو گا اور اس کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی جائے گی۔

(۳)[۱] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(۴)[۱] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۵[۱] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۶[۱] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۷۔ **مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کا اطلاق۔** (۱) بجز اس کے کہ اس آرڈیننس میں صریحاً بصورتِ دیگر قرار دیا گیا ہو، مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) جس کا حوالہ بعد ازیں مذکورہ ضابطے کے طور پر دیا گیا ہے، کے احکام کا مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اس آرڈیننس کے تحت مقدمات کی نسبت اطلاق ہو گا :

[۱]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۔ ایکٹ ۶ بابت ۲۰۰۶ء کی دفعہ ۲۴ کی رو سے حذف کیا گیا۔

[1][مگر شرط یہ ہے کہ دفعہ ۷ کے تحت قابلِ سزا کسی جرم کی سماعت، سیشن عدالت کے ذریعے ہوگی اور نہ کہ ضابطہ کی دفعہ ۳۰ کے تحت مجاز کردہ کسی مجسٹریٹ کے ذریعے یا اس کے روبرو ہوگی، سیشن عدالت کے خلاف اپیل وفاقی شرعی عدالت میں دائر ہوگی]۔

مزید شرط یہ ہے کہ اس آرڈیننس کے تحت سیشن عدالت کے ذریعے سماعت، یا اس کے روبرو کارروائی معمولاً تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ہوگی جہاں پیش کردہ جرم کا ارتکاب ہوا ہو، یا جیسی بھی صورت ہو، خاوند جس نے تہمت لگائی ہو، بالعموم رہائش پذیر ہو۔]

(۲) سزائے موت کی توثیق سے متعلق مذکورہ ضابطہ کے احکام کا اس آرڈیننس کے تحت کسی سزا کی توثیق کے لئے، مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق ہوگا۔

(۳) مذکورہ ضابطے کی دفعہ ۳۹۱ کی ذیلی دفعہ (۳) یا دفعہ ۳۹۳ کے احکام کا اس آرڈیننس کے تحت دی گئی کوڑوں کی سزا کی نسبت اطلاق نہیں ہوگا۔

(۴) مذکورہ ضابطہ کے باب ۲۹ کے احکام کا اس آرڈیننس کی دفعہ ۷ کے تحت دی گئی کسی سزا کی نسبت اطلاق نہیں ہوگا۔

۱۸۔ __عدالت کا افسرِ صدارت کنندہ مسلمان ہوگا۔__ اس عدالت کا افسرِ صدارت کنندہ جو اس آرڈیننس کے تحت کسی مقدمے یا اپیل کی سماعت کرے مسلمان ہوگا۔

[2]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۱۔ ایکٹ ۶ بابت ۲۰۰۶ء کی دفعہ ۲۷ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ عین ماقبل کی دفعہ ۲۸ کی رو حذف کیا گیا۔

۲۰۔ استثناء۔ اس آرڈیننس میں کسی امر کا اس آرڈیننس کے آغازِ نفاذ سے عین قبل کسی عدالت میں تصفیہ طلب مقدمات پر یا مذکورہ آغاز نفاذ سے قبل ارتکاب شُدہ جرائم پر اطلاق پذیر ہونا متصور نہیں ہوگا۔